استدراک

حافظ حسن مدنی

'امامتِ زن'؛ پس پردہ جذبات کی ایک جھلک

گذشتہ ماہ امامتِ زن کے مسئلہ پر محدث کا خصوصی شمارہ شائع کیا گیا جسے علمی و دینی حلقوں میں خوب پذیرائی ملی، بہت سے اہل علم نے فون پر یا خطوط کے ذریعہ اس کاوش کو سراہا۔ معروف سیرت نگار جناب قاضی سلیمان منصور پوریؒ کے پوتے قاضی حسن معزالدین نے راقم سے فون پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے امامتِ زن کے فتنہ کی مرکزی کردار اسریٰ نعمانی کے بارے میں بعض چشم دید تفصیلات بھی بیان کیں۔ قاضی صاحب نہ صرف اسریٰ نعمانی کے والد اطہر نعمانی سے ملاقات رکھتے ہیں بلکہ اسریٰ سے ان کی دینی موضوعات پر گھنٹوں طویل بحثیں بھی ہوتی رہی ہیں۔ محدث میں اسریٰ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے، اس سے اُنہوں نے اتفاق کرتے اپنا تاثر یوں پیش کیا کہ وہ دراصل ایک راہ گم کردہ عورت ہے، کاش کہ اسے کوئی اچھا اُستاد مل جاتا جو اسلام کے متعلق اس کو درست طور پر سمجھا سکتا تو وہ آج اس مقام پر نہ کھڑی ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں تلاش اور جستجو کا جذبہ بڑی شدت سے محسوس کیا ہے لیکن اس کا تجسس اس کے لئے گمراہی کا سبب بنا کیونکہ اس نے درست انداز میں سیکھنے کی کوشش نہیں کی۔

محدث کے شمارے کی اشاعت کے بعد عاصمہ جہانگیر کے رسالے جہدِحق میں مجھے اسریٰ نعمانی کے بارے میں ایک مضمون پڑھنے کا اتفاق ہوا، جسے روزنامہ ڈان سے ترجمہ کرکے شائع کیا گیا ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر بھی انہی خیالات کو تقویت ملی کہ اسریٰ منحرف خیالات کی مالک اور اعتدال وتوازن سے عاری عورت ہے۔ اس مضمون کے یہ اقتباسات اس کی ذہنی حیثیت کی مزید عکاسی کرتے ہیں:

> ''عورت کی امامت کے واقعہ پر اپنے تاثرات کو بیان کرتے ہوئے اس نے کہا کہ یہ ایک خوبصورت عمل تھا، میں آپ کو بتا نہیں سکتی کہ اس واقعے کے بعد ذاتی طور پر میں نے یہ محسوس کیا کہ یہ نہایت بلندی پر لے جانے والا وقت تھا۔ مجھے اپنے عقیدے کے بارے میں ایسی ہی جذباتی کیفیت کا ادراک ہوا جیسے میں یہ محسوس کروں کہ میری عمر ۱۰ برس ہے۔ میں نے کبھی اس بات کا تصور بھی نہیں کیا تھا کہ یہ اس قدر آزادی بخشنے والا عمل ثابت ہوگا یا اس سے ہماری جدوجہد کا اتنا بھرپور اظہار ہوگا، اس تجربے کے بعد اب میں کبھی مسجد میں عورتوں کے لئے مخصوص جگہ پر واپس نہیں جاسکتی۔

www.KitaboSunnat.com

فریضہ حج سے واپسی پر جس لمحے اس نے دھوم دھام سے ایک مقامی مسجد کے سامنے 'حج سے حاصل کیے ہوئے سبق' کو مقامی طور پر دہرانے کی کوشش کی تو فوری طور پر اسے جارحانہ تنبیہ سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ اپنے آپ کو تبدیل کیے بغیر 'تبدیلی کا ذریعہ بننے والے عامل' کا کردار ادا کررہی ہے۔''

اسریٰ نعمانی کا موقف یہ ہے کہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں اس کی جدوجہد تمام مذاہب کے حوالے سے ایک آفاقی جدوجہد ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مجھے حوصلہ افزائی کا ایک خط اگر کسی مسلمان کی طرف سے ملتا ہے تو دوسرا کسی کیتھولک یا یہودی کی طرف سے ہوتا ہے۔ آج کل اسریٰ نعمانی مسیحی اور یہودی عورتوں کے ساتھ بین المذاہب مکالمے کے امکانات پر غور کررہی ہے۔ اس کے خیال میں سارہ اور حاجرہ کی بیٹیوں کو اکٹھا ہونا چاہئے، یہ دونوں تینوں مذاہب کی مائیں ہیں۔

دوسری طرف اسی مضمون میں یہ شکایت بھی کی گئی ہے کہ اگرچہ اسریٰ عورتوں کے حقوق کی بازیابی کے لئے جدوجہد کررہی ہے لیکن کچھ زیادہ عورتیں اس کی حمایت میں سامنے نہیں آئیں۔ وہ کہتی ہے کہ مجھے اس بات کی توقع نہیں تھی لیکن ہر عورت اس جگہ نہیں پہنچ سکتی جہاں آج میں کھڑی ہوں۔ اس کا یہ بھی موقف ہے کہ

''اس کی جدوجہد محراب و منبر کے لئے نہیں، وہ نہ امامت کی طلب گار ہے اور نہ منبر پر بیٹھ کر وعظ کہنا چاہتی ہے۔ میں تو مسجد میں عورت کو اس کے حقوق دلوانے کی کوشش کررہی ہوں۔ میری یہ جدوجہد محض سامنے کے دروازے سے مسجد میں داخل ہونے کے لئے نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ بڑے مقاصد کے لئے ہے۔'' (جہدِ حق، جون: ص ۱۳،۱۴)

ان خیالات سے ہمارے اسی مضمون کی مزید تائید ہوتی ہے، جو محدث کے گذشتہ شمارہ میں ادارتی صفحات پر شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ دین کے نام پر گمراہ ہونے والوں کو راہ ہدایت کی توفیق دے۔

دینی جرائد میں اس موضوع پر بعض اہم مضامین

ازقلم		
خالد سیف اللہ رحمانی	'ترجمان دارالعلوم' دیوبند	اپریل ۲۰۰۵ء
ڈاکٹر ضیاء الحبیب صابری	ماہنامہ نور الحبیب	مئی ۲۰۰۵ء
رضی الاسلام ندوی اور تنقیدی مراسلہ	زندگی نو، دہلی	جون ۲۰۰۵ء ص ۲۶،۶۷
نمازِ تراویح میں عورت کی امامت	فقہ اسلامی، کراچی	اکتوبر ۲۰۰۴ء، اکتوبر ۲۰۰۳ء

'ترجمان' دہلی اور تنظیم اہل حدیث، الاعتصام وغیرہ کے حالیہ دنوں کے شمارے

www.KitaboSunnat.com